اَنوارُ الحرمین

وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ط

اور جو اس میں داخل ہوا امن پا گیا

مصنفہ مؤلفہ سید محمد محمود حسن محمود رضوی نقشبندی مجددی عزیزی الہ آبادی عفی اللہ عنہ

نزد السبیلہ کراچی

2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ :۔ یعنی ربّ تبارک تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند فرمایا اور اللہ کے جس بندے نے اللہ کے حبیب کے ذکر کی اشاعت کی اور بلند کیا۔ انشاء اللہ وہ بلند نصیب ہوگا۔

مجھ احقر الذمن سیّد محمود حسن مصنّف کتاب ہذا کی طرف سے تمام دُنیا کے ریڈیو اور ٹیلیویژن اور پڑھنے والوں کو میری طرف سے بغیر کسی معاوضہ کے اجازت قطعی ہے نیز اس خادم نے حج کی کتاب کاروان حرم اور بارگاہ مصطفٰے کی بھی اجازت دیدی کہ ہر مخیّر حضرات اس کتاب کی اشاعت کر سکتے ہیں :۔

بارانِ رحمت

المعروف بہ

میلاد محمود جو ہند و پاکستان میں بہت مقبول خاص و عام ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے

چند اور بہترین کتابیں

۱۔ رحمتوں کے پھول
۲۔ آدابُ فضائل بارگاہِ مصطفٰے
۳۔ گلدستہ نعمت مصطفٰے
۴۔ نورانی محفل
۵۔ صبح سعادت حیات طیبّہ واسوۂ حسنہ کے سلسلہ میں یہ ایک ضخیم کتاب ہے
۶۔ وفات النّبی
۷۔ مناجات محمود
۸۔ تحفتہ الصوفیہ
۹۔ نعمت عظمیٰ
۱۰۔ شمعِ حرم
۱۱۔ فضائے حرم

سیّد محمود حسن

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

هُوَ الْعَزِیْزُ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

حمد ربِّ جلیل

قطعہ

مالک الملک ہے تو تیری حکومت ہے بڑی ؛ تو جسے چاہے نوازے تیری قدرت ہے بڑی...
سلطنت کا تو جسے چاہے بنا دے مالک ؛ چھین لے جس سے تو چاہے تری طاقت ہے بڑی

صاحبِ جود و کرم تیری سخاوت ہے بڑی ؛ کر عطا عشقِ محمد کہ یہ نعمت ہے بڑی
سب سے اعلیٰ ہے تو ہی سب سے نرالا ہے تو ہی ؛ تجھ سے بڑھکر نہیں کوئی تری عظمت ہے بڑی
تجھ کو مشکل نہیں مشکل مری آساں کرنا ؛ تیرے قبضے میں نہیں کیا؟ تری قدرت ہے بڑی
گھیر رکھا ہے بلاؤں نے شب و روز ہمیں ؛ تیری امداد کی اب ہم کو ضرورت ہے بڑی
بخدا میرے خدا شافعِ امراض ہے تو ؛ تو ہی دیتا ہے شفا تیری عنایت ہے بڑی
معصیت پر بھی دیئے جاتا ہے روزی ہمکو ؛ سچ تو یہ ہے کہ تجھے ہم سے محبت ہے بڑی
نیک بندوں پہ کرم ہوگا نہ کیا۔ کیا تیرا ؛ ہم سے ناکاروں پہ بھی جب تری رحمت ہے بڑی
جس کو جو چاہے تو دیدے اے میرے مالک مجھکو ؛ دیدے سرکار کی الفت کہ یہ دولت ہے بڑی
کیوں نہ سرکار کے دامن سے میں وابستہ رہوں ؛ ساری نعمت سے بڑی اک یہی نعمت ہے بڑی
ان کے ہی در سے رسائی ہے خدا کے در تک ؛ ان کی طاعت ہی قسم رب کی عبادت ہے بڑی

جا کے طیبہ کی بہاروں میں فنا ہو جاتا
دلِ محمود میں اب اک یہی حسرت ہے بڑی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

درودِ پاک

صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِ وَنبی وَحَبِیْبِ مَا ؛ صَلِّ عَلٰی مُعِیْن وَمُغِیْث وَطَبِیْبِ مَا

صَلِّ عَلٰی اے مَہبطِ آیاتِ بَیِّنات ؛ صَلِّ عَلٰی اے شرحِ کلامِ مُجِیْبِ مَا

سواریِ محبوبِ ربّ

بہار آرہی ہے بہار آرہی ہے ؛ خزاں جارہی ہے خزاں جارہی ہے

نسیمِ سحر مژدہ کیا لارہی ہے ؛ زمانے کی قسمت کو چمکارہی ہے

ہے سایہ فگن ہر طرف ابرِ رحمت ؛ زمیں رشکِ جنّت بنی جارہی ہے

ہے پھولوں سے آراستہ ڈالی ڈالی ؛ مشامِ دو عالم کو مہکارہی ہے

مسرت سے شاخوں پہ چہکے عنادل ؛ مبارک ہو فصلِ بہار آرہی ہے

نہالانِ گلشن کے پھیلے ہیں دامن ؛ فضا پھول رحمت کے برسارہی ہے

یہ آمد کس کی، کہ برکت سے جس کی ؛ زمیں رحمتوں سے بھری جارہی ہے

وہ تشریف لاتے ہیں ہمراہ جن کی ؛ بڑی نعمتِ کردگار آرہی ہے

اتر آئی ہیں جنتیں کیا؟ حرم میں ؛ کہ! آج ہر ہوا مشکبار آرہی ہے

ہے چاروں طرف یہ ہی چرچا چمن میں ؛ سواریِ محبوبؐ ربّ آرہی ہے

یہی کہہ رہی ہے حضورؐ آگئے ہیں ؛ جو خوشبو کہ بطحا سے آجارہی ہے

زمیں پر یہ کون آگیا اللہ اللہ ؛ جبیں آسماں کی جھکی جارہی ہے

سلامی کریں کیوں نہ پیش ہم بھی محمود ؛ یہ ڈالی حضورؐ نبی جارہی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

سَلِمُوْ صَلُّوْ علیکؐ

حُسن پیشانیِ آدمؑ
شمعِ بزمِ ہر دو عالم
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

افتخار ابنِ مریمؑ
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

تاج والے۔ راج والے
غمزدوں کی لاج والے
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

مرحبا معراج والے
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

اُن کے روئے پُر جبیں پر
مہ جبین و نازنیں پر
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

اُن کی زلفِ عنبریں پر
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

دوش پر زلفِ دوتا ہو
اور یہ خادم پڑھ رہا ہو
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

چاند بدلی میں کھلا ہو
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

عظمتِ مکہ مدینہ
جگمگا دو میرا سینہ
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

صاحبِ وحی و سکینہ
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک
سَلِمُوْ صَلُّوْ علیک

میرے سارے مخلصین کا
خاتمہ بالخیر فرما

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

آخری ہو یہ ہی کلمہ — سَلِّمُوْ صَلُّوْ علیک
سَلِّمُوْ صَلُّوْ علیک — سَلِّمُوْ صَلُّوْ علیک
حامد و محمودِ عالم — شاہد و مشہود اعظم
رحمتِ و نورِ مجسّم — سَلِّمُوْ صَلُّوْ علیک
سَلِّمُوْ صَلُّوْ علیک — سَلِّمُوْ صَلُّوْ علیک

ذکرِ جمیل

آپ شمس الضحیٰ آپ بدرالدجیٰ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا
آپ شمعِ ھُدیٰ آپ حُسنِ خدا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

سیّدِ وسرور واشرفِ انبیاء کیسا کیسا پیارا ہے نام آپ کا
مصطفےٰ منطقیٰ مجتبےٰ مرتضیٰ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

آپ سا رہنما، آپ سا حق نما، آپ سا خوشنما، آپ سا دلرُبا
شکر ہے رب نے ہم کو عطا کر دیا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

زنگِ دل کی جلاء، درد دل کی دَوا عاشقوں کی غذا دافعِ ہر بلا
اللہ اللہ ذکرِ جمیل آپ کا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

مژدہ بادِ نسیم آکے کیا دے گئی، گویا اُمت کی قسمت کو چمکا گئی
آفتابِ نبوّت درخشاں ہُوا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

رنگ کیا خوب لائی خلیلی دُعا آگئے آگئے مصطفےٰ مجتبیٰ
مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا = مرحبا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

خوب چلنے لگی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا غنچہ غنچہ چمن کا شگفتہ ہُوا
ذرّہ ذرّہ پکار اُٹھا صلّی علیٰ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

آپ تشریف سرکار لے آئے کیا چھا گئی ہر طرف رحمتوں کی گھٹا
موج زن خیر و برکت کا دریا ہوا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

ظلمتیں چھٹ گئیں کلفتیں مٹ گئیں روحیں مصروفِ حمد و ثنا ہو گئیں
قلب کو چین دل کو سکوں مِل گیا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

راہ پر آگئے سارے بھٹکے ہوئے، منزلیں پا گئے سارے بہکے ہوئے
وہ اُجالا ہوا آپ کے نُور کا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

مشک و عنبر فشاں ہو گئی ہر فضا۔ موتیاں اَبرِ رحمت نے برسا دیا
گوشہ ہر زمیں رشکِ جنّت بنا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

آپ کے دم قدم سے آئے خیر الورٰی، ہو گئی دفع ساری بلا و وبا
بن گئی خاکِ یثرب بھی خاکِ شفا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

بُت گرے مُنہ کے بَل بتکدہ کانپ اٹھا یک بیک سارا آتشکدہ بجھ گیا
رُعبِ میلادِ خیر البشر چھا گیا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

قصرِ نوشیرواں میں پڑا زلزلہ ایک اِک کنگرہ فرش پر آپڑا
پرچم دینِ اِسلام اُونچا ہُوا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

خالقِ جزو و کل مالکِ خاص و عام، آپ پر پڑھ رہا ہے درود و سلام
یا نبیؐ۔ یا نبیؐ۔ یا نبیؐ مرتضیٰ، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

عرش پر آپ کا نام لکھا گیا، فرش پر آپ کا سکہ رائج ہوا
ہر طرف بول بالا ہوا آپ کا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

آپ ہی ہیں ہمارے دیکھئے بس آسرا، آپ ہی کام آئیں گے روزِ جزا
یا نبیؐ الھدیٰ یا شفیع الوریٰ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

مجھسے بیکس کی رکھیں گے لاج آپ ہی۔ میری بگڑی بنائینگے بس آپ ہی
صاحبِ والضحیٰ یا نبی مصطفےٰ، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

آپ کے روئے زیبا پہ لاکھوں سلام آپکے حسنِ یکتا پہ لاکھوں سلام
آفتابِ حرا ماہتابِ وریٰ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

ہاں سلامی کو اٹھ جائیں سب باادب، دور محفل سے ہوجائے ہر بےادب
جلوہ فرما ہوئے سید الانبیاء مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

اے شہِ دوسریٰ، اے حبیبِ خدا آپ سا رب نے کوئی نہ پیدا کیا
کیوں نہ محمود ہو ہر مقام آپ کا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

اَلسَّلامُ اَلسَّلامُ

السَّلام اے نورِ ربّ العالمین ۔ السَّلام اے شرحِ قرآنِ مبیں
السَّلام اے عرشِ اعلےٰ کے مکیں ۔ السَّلام اے نزہتِ خُلدِ بریں
السَّلام اے شمعِ بزمِ عارفیں ۔ السَّلام اے سربراہِ مرسلیں
السَّلام اے مَعدنِ جود و سخا ۔ السَّلام اے رحمۃ اللعالمیں
دستگیری آپ ہی فرمائیں گے ۔ مجھسے عاجز کی شفیع المذنبیں
کر رہے ہیں پیش ہم جو یہ سلام ۔ ہو قبول اے سبز گنبد کے مکیں
عاقبت محمود ہو یا ربّ مری
از طفیلِ سرور و سلطانِ دیں

سَلام و پیام

صبا نبیؐ سے یہ بااحترام کہدینا ۔ تڑپ رہا ہے تمہارا غلام کہدینا
ادب سے روضۂ پُرنور پر جھکا کے سر ۔ رسولؐ پاک سے میرا سَلام کہدینا
جنابِ حضرتِ صدّیقؓ سے عمرؓ سے بھی ۔ بہ گریہ میرا سلام و پیام کہدینا
تمہارے قدموں میں آنے کیواسطے یہ غلام ۔ ہے بیقرار بہ ہر صبح و شام کہدینا
بقیعِ پاک میں جاکر نبیؐ کے پیاروں سے ۔ بہ عجز میرا درود و سلام کہدینا
اُحد کے بدر کے تاروں سے جانثاروں سے ۔ بہ عجز میرا درود و سلام کہدینا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

لپٹ کے مسجدِ سرکار کے ستونوں سے — لُٹا کے آنسو کے موتی سلام کہدینا
دیارِ پاک میں دو گز زمیں عطا کر دیں — حضور سے یہ بصد احترام کہدینا
میں کیوں نہ آپکی الفت میں جان دے ڈالوں — میں کیوں نہ چاہوں حیاتِ دوام کہدینا
سرور جس کا ابد تک کبھی اُتر نہ سکے — پلادیں ساقیِ کوثر وہ جام کہدینا
بہت ہراساں پریشاں ہے آپ کی اُمّت — مدد کریں شہِ خیر الانام کہدینا
قدم قدم پہ ہے ایمان کے لئے خطرہ — بڑا گناہوں کا ہے اژدھام کہدینا
مکینِ گنبدِ خضریٰ توجہ فرمائیں — بہت ہی بگڑا ہوا ہے نظام کہدینا
لگا کے آنکھوں سے طیبہ کے ذرّے ذرّے کو — بہ چشمِ نم میرا لاکھوں سلام کہدینا

مرے غلاموں میں محمود بھی ہے داورِ حشر
بس اتنا حشر میں عالی مقام کہدینا

نورِ جبینِ آدمؑ

فضیلتِ محفلِ دو عالم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم
حقیقتِ کن فکاں کے محرم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

تمہیں ہو وجہِ ظہورِ عالم تمہیں بہار و نگارِ عالم
تمہیں ہو نورِ جبینِ آدمؑ نبی اکرم شفیعِ اعظم

تمہیں بشیر و نذیر آقا تمہیں سراجِ منیر آقا
تمہیں ضیائے نظامِ عالم نبی اکرم شفیعِ اعظم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

تمہیں ہو جاہ و جلالِ کعبہ تمہیں فروغِ صفا و مروہ
تمہیں سے مکہ ہوا مکرّم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

تجلّیٔ اسود و یمانی اے عظمت و حسنِ رُکنِ شامی
تمہیں روانیٔ چاہِ زمزم نبیِ اکرمؐ شفیع اعظم

مطاف میں جگمگا تا جس جا تمہارے نقشِ قدم کو دیکھا
نہ سر جھکانے سے رُک سکے ہم نبیؐ اکرم... شفیع اعظم

تمہاری جاں کی تمہارے رُخ کی، تمہارے گیسوئے عنبریں کی
قسم خدا نے بھی کھائی پیہم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

تمہیں سے اُس بے نشاں کا ہم نے نشان پایا سُراغ پایا
تمہارا در کیسے چھوڑ دیں ہم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

اے عرش پر جانے والے مولا اے گنبدِ سبز والے آقا
فدا کریں کیوں نہ تم پہ جاں ہم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

یہ ہی دُعا ہے، یہ ہی دُعا ہے خدا سے ہر دم یہ ہی دُعا ہے
تمہاری اُلفت کبھی نہ ہو کم نبیؐ اکرم شفیع اعظم

ہو جانکنی کا جب اپنا عالم نکلتی ہو رُوح میری جس دم
تمہاری چوکھٹ پہ سر رہے خم نبیؐ اکرم شفیع اعظم

تمہارے جود و کرم کی ہر دم تمہارے لطف و عطا کی ہر دم
ہے منتظر میری چشمِ پُرنم نبیؐ اکرم شفیع اعظم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

نگاہوں سے دُور ہے کنارہ مدد ہماری کریں خدارا ....
گھرے ہوئے ہیں بلاؤں میں ہم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

گناہ سر پر لدے ہوئے ہیں، بہت ہی دشوار منزلیں ہیں
جو تم ہو رہبر تو کچھ نہیں غم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

تمہیں بناؤ گے ساری بگڑی تمہارے ہاتھوں ہے لاج میری
اے مونس و دستگیرِ اعظم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

تمہارے در کے ہیں ہم بھکاری تمہیں بھرو گے ہماری جھولی
نہ جائیں گے در پہ غیر کے ہم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

خُدا نے جس پر درُود بھیجا، خُدا نے جس پر سلام بھیجا
تمہیں ہو وہ ہستیِ مکرّم نبی اکرمؐ شفیع اعظم

جلائے گی کیا ہمیں جہنّم تمہارے ہوتے ہوئے اے محمود
بھلا کہاں اُس میں اتنا دَم خم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

رسُولِ پاکؐ آتے ہیں

دیا ہاتف نے مژدہ صاحبِ لولاکؐ آتے ہیں
پکار اُٹھے چمن والے رسُولِ پاکؐ آتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

خزاں بھاگی بہار آئی فرشتوں کے لگے پہرے
بشارت دی فضاؤں نے نبیِ پاک آتے ہیں

کہا شبنم نے اٹھو اے نہالانِ چمن اٹھو
شہِ لولاک آتے ہیں شہِ لولاک آتے ہیں

کیا اعلان جبرئیلِ امیں نے اے زمیں والو
مؤدب ہو کہ! محبوبِ خدائے پاک آتے ہیں

نجاست سے بتوں کی خانۂ ربّ پاک کرنے کو
رسولِ پاک آتے ہیں رسولِ پاک آتے ہیں

خلیل اللہ نے جن کے لئے کی تھی دعا ربّ سے
حرم کی سرزمیں پر وہ نبیِ پاک آتے ہیں

بشارت حضرتِ عیسیٰؑ نے دی تھی جن کی آمد کی
خدائی میں خدا کے وہ حبیبِ پاک آتے ہیں

سلاطینِ زمیں سے کہہ دو آجائیں سلامی کو
محمد مصطفےٰ! یعنی شہِ لولاک آتے ہیں

فراست دان عالم جن کے آگے سر جھکا دیں گے
خوشا قسمت کہ اب وہ صاحبِ ادراک آتے ہیں

وہ جس نے اگلے تیراکوں کو سکھلائی ہے تیراکی
یمِ توحید کے واللہ وہ تیراک آتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

غریب وبیکس ومظلوموں سے کہہ دو نہ گھبرائیں
رسولؐ پاک آتے ہیں رسولؐ پاک آتے ہیں

مدینے کی زمیں کتنی حسیں ہے کیا بتائیں ہم
بچھانے اپنی آنکھیں ساکنِ افلاک آتے ہیں

زمیں کیا عرش والے بھی ادب سے اپنی آنکھوں سے
لگانے اللہ اللہ اُن کے در کی خاک آتے ہیں

مسرت دو جہاں کی چوم لیتی ہے قدم اُن کے
کہ جو سرکار کے دربار میں غمناک آتے ہیں

نگاہِ رحمتِ عالم اُسے سِی دیتی ہے بڑھکر
جو گلیوں میں مدینے کی گریباں چاک آتے ہیں

خُدا کی رحمتوں برکت سے بھر لیتے ہیں وہ جھولی
جو سُننے بزم میں ذکرِ رسولؐ پاک آتے ہیں

چمک جاتے ہیں سینے اُن کے انوارِ رسالت سے
رسولؐ اللہ کی خدمت میں جو سفاک آتے ہیں

ہوں ایستادہ سلامی کو زمیں و آسماں والے
کہ شادابیِ ارض و رفعتِ افلاک آتے ہیں

محبت سے محبت والے دامن بھر لیتے ہیں اپنا
وہ کیا پاتے ہیں اے محمود جو بے باک آتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

حُسنُ و رنگِ چمنُ

رَونقِ انجمن تم پہ لاکھوں سلام
حُسنُ رنگِ چمن تم پہ لاکھوں سلام

اَئے بہارِ عرب اَئے نگارِ عجم
اَئے رسُولِ زمن تم پہ لاکھوں سلام

اَئے نقیبِ حرم اے مرے بُت شکن
عاشقِ ذوالمنن تم پہ لاکھوں سلام

اَئے سحابِ کرم محسنِ محترم
جانِ جاں جانِ من تم پہ لاکھوں سلام

وہ جگہ کونسی ہے جہاں تم نہیں
ساکنِ ہر وطن تم پہ لاکھوں سلام

اے جگر گوشۂ سیّد الانبیاء
اے حسینؓ و حسنؓ تم پہ لاکھوں سلام

بھیجنے والے ہاں بھیجتے رہتے ہیں
سرِّ ارور سَنْ تم پہ لاکھوں سلام

تم پہ واری نہ کیوں میں کروں جان و تن
آگیا مورا من تم پہ لاکھوں سلام

تمرے درشن کی لاگی ہے ہر دم لگن
مورے دل کی چھبن تم پہ لاکھوں سلام

کچھ تو چِنتا کرو موری بپتا سنو
مورے پیارے سجن تم پہ لاکھوں سلام

ہے نچھاور، نچھاور چرن پہ تورے
مورا تن مورا دھن تم پہ لاکھوں سلام

تمرا دامن نہ چھوٹے نہ چھوٹے کبھی
اَئے مورے پنجتن تم پہ لاکھوں سلام

مجھ سے پاپی کی نیّا بھی ہو جائے پار
ناخدائے زمن تم پہ لاکھوں سلام

کاھے دل کو نہ ہو مورے تمری لگن
مورے حُسنِ سُخن تم پہ لاکھوں سلام

چھوٹے تمرا دوارا نہ محمود سے
مورے رَبّ کے سجن تم پہ لاکھوں سلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

محفل ہو کہ تنہائی

ہر جلوہ ترا یا رب ہے جلوۂ یکتائی — تو خود ہی تماشا ہے اور خود ہی تماشائی

ہے تیری ہی زیبائی ہے تیری ہی رعنائی — جلوت ہو کہ خلوت ہو محفل ہو کہ تنہائی

کیا جانتے ہم تجھکو پہچانتے کیا تجھکو — گر تیرے محمدؐ سے ہوتی نہ شناسائی

قدرت تری اے خالق حکمت تری اے مالک — آئی تو محمدؐ کی سیرت میں نظر آئی

ہم اپنی ہی ہستی ہیں جب چاہیں تجھے دیکھیں — یا رب تو عطا کر دے ایسی ہمیں بینائی

اللہ رے دیوانے سرکار دو عالم کے — کرتے ہیں عطا ہم کو، کونین کی دانائی

قسمت کی بلندی کو کیا پوچھتے ہو اسکی — سنگِ درِ جاناں پر کی جس نے جبیں سائی

کر صبر مصیبت پر اے امتِ عاصی تو — فرمانِ نبیؐ لے کر طیبہ سے نسیم آئی

پژمردہ دلوں کے دل کھِل اٹھے مسرت سے — لی رحمتِ عالم کی رحمت نے جو انگڑائی

واللہ دمِ عیسیٰ ہاں انکے ہی دم سے تھا — کیوں بھرتا نہ دم انکا اعجازِ مسیحائی

لاج آپ ہی رکھیں گے مجھ عاجز و بیکس کی — آقائی و مولائی - آقائی و مولائی

پہنچا جو محبت کی منزل پہ تو کیا دیکھا — میں انکا ہوں شیدائی وہ ہیں مرے شیدائی

لکھتا نہ قلم میرا گر نعتِ نبیؐ محمود
ملتی نہ کبھی اس کو یہ قوتِ گویائی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

کیا کیا نہ بہار آئی

تپتی ہوئی دُنیا پر رحمت کی گھٹا چھائی
سرکار کے آتے ہی کیا کیا نہ بہار آئی

گلزار مدینہ کی اللہ رے رعنائی
جنت کی بہاریں بھی کرتیں ہیں جبیں سائی

کیا زلفِ دوتا اُن کی اُف روشن پہ لہرائی
گویا کہ سمٹ آئی کونین کی زیبائی

مجھ کو بھی دکھادیں اب آپ اپنا رُخِ زیبا
میں بھی ہوں تمنائی میں بھی ہوں تمنائی

مجھ بیکس و مجرم کو دامن میں چھپا لیجئے
ڈر ہے کہ سرِ محشر ہو جائے نہ رسوائی

جس در کی بلندی پر ہے عرش بریں نازاں
صد شکر کہ اُس در سے قسمت مری ٹکرائی

سرکار کی آمد پر اُجڑی ہوئی دُنیا میں
کیا کیا نہ خدا نے کی ہر سُو چمن آرائی

اُس جانِ مسیحا کے آتے ہی قسم رب کی
روحوں نے سکوں پایا بے جانوں میں جاں آئی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

واللہ محمدؐ کے قدموں کی یہ برکت ہے
جو دیکھ رہے ہو تم یہ انجمن آرائی
ہاں بھیجو درود اُن پر ہاں بھیجو سلام اُن پر
جس کے رُخِ روشن کی خود رَبّ نے قسم کھائی
محمود نے آئے واعظ محمود نے آتے واعظ
جنّت تو مدینے کی گلیوں میں پڑی پائی

سَلام بہ دَرگاہ خَیرُ الانام صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم

پیامِ رَب ہے پیام تو یا رسُولؐ اللہ — کلامِ حق ہے کلام تو یا رسُول اللہ
سَتُودہ تر ہے مقام تو یا رسُولؐ اللہ — لکھا ہے عرش پہ نام تو یا رسُول اللہ
منم کمینہ غلام تو یا رسُولؐ اللہ ★ ستادہ ام بہ سلام تو یا رسُولؐ اللہ
شمعِ بزمِ حَرم تم پہ لاکھوں سلام — اَے خطیبِ اُمم تم پہ لاکھوں سلام
تاجدارِ عرب نوبہار... عجم — محسنِ محترم تم پہ لاکھوں سلام

بلالیں اپنے مدینے میں احمد مختار — دکھادیں گنبدِ خضریٰ کی پھر حضور بہار
سنہری جالیاں دیکھوں تو کہہ پڑوں یکبار — نقابِ رُوئے منوّر اٹھا دیں اَب سرکار
منم کمینہ غلام تو یا رسُولؐ اللہ ★ ستادہ ام بہ سلام تو یا رسُولؐ اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

رحمت دوجہاں تم پہ لاکھوں سلام — نزہتِ گلستاں تم پہ لاکھوں سلام
در خدا کا تمہارے ہی در سے ملا — بے نشاں کے نشاں تم پہ لاکھوں سلام

حضور دل نہیں لگتا ہے اب تو جینے میں — یہی بس ایک تمنا ہے میرے سینے میں
وہ خوشبو لبہے جو حضور آپکے پسینے میں — سونگھا دیں آقا بلا کر مجھے مدینے میں
منم کمینہ غلام تو یا رسول اللہ ★ ستادہ اَم بہ سلام تو یا رسول اللہ
اَے بہار آفریں تم پہ لاکھوں سلام — اَے حسیں دل نشیں تم پہ لاکھوں سلام
سُرمہ گیں سُرمہ گیں آنکھیں صلّی علیٰ — مہہ جبیں نازنیں تم پہ لاکھوں سلام

ہوں آپ جس کے مددگار یا نبی اللہ — ہو اُس کا بیڑا نہ کیوں پار یا نبی اللہ
ہوں میں بھی حاضرِ دربار یا نبی اللہ — دکھا دیں مجھکو بھی دیدار یا نبی اللہ
منم کمینہ غلام تو یا رسول اللہ ★ ستادہ اَم بہ سلام تو یا رسول اللہ
راحتِ عاشقاں تم پہ لاکھوں سلام — رہبرِ کارواں تم پہ لاکھوں سلام
زینتِ لامکاں سرورِ مرسلاں... — حُسنِ دل حُسنِ جاں تم پہ لاکھوں سلام

جسے ہم اپنا سمجھتے ہیں وہ بھی اپنا نہیں — کوئی بھی آہ مصیبت میں کام آتا نہیں
جو گر پڑیں تو کوئی بھی ہمیں اٹھاتا نہیں — سوا حضور کے بگڑی کوئی بناتا نہیں
منم کمینہ غلام تو یا رسول اللہ ★ ستادہ اَم بہ سلام تو یا رسول اللہ
اَے نگہبانِ من تم پہ لاکھوں سلام — باغبانِ چمن تم پہ لاکھوں سلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

دور فرما دیں۔ فرمادیں رنج و محن — اے معینِ زمن تم پہ لاکھوں سلام

تُلی ہوئی ہے یہ دُنیا ہمیں مٹانے کو — ہے اِس کی شیریں کلامی فقط دکھانے کو
اے آقا جائیں اب عزت کہاں بچانے کو — ہم حاضر ہو گئے رودادِ غم سُنانے کو
منم کمینہ غلام تو یا رسولؐ اللہ ★ ستادہ ام بہ سلام تو یا رسولؐ اللہ
اے مُغیثِ اُمم تم پہ لاکھوں سلام — دستگیرِ منم تم پہ لاکھوں سلام
المدد۔ المدد۔ المدد۔ المدد — اے مرے محترم تم پہ لاکھوں سلام

★ ★ ★

اے میرے یاور و ہمدرد و مونس و ہمدم — بہت ہی ڈھایا ہے اہلِ جفا نے ظلم و ستم
سوائے آپ کے کوئی نہیں ہے دافعِ غم — حضور مجھ پہ بھی ہو جائے اب نگاہِ کرم
منم کمینہ غلام تو یا رسولؐ اللہ — ستادہ ام بہ سلام تو یا رسولؐ اللہ
حامیٔ بیکساں تم پہ لاکھوں سلام — قوتِ ناتواں تم پہ لاکھوں سلام
قلبِ محمودؔ کی سُن لو سُن لو فغاں — اے مرے مہرباں تم پہ لاکھوں سلام

آپ ہی تو ہیں

رَبّ کے حبیب رَبّ کی قسم آپؐ ہی تو ہیں
تزئینِ فرش و عرش و قلم آپؐ ہی تو ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

پیدا کیا نہ آپؐ سا اللہ نے ... کوئی
خیر البشر شفیعِ اُمم آپؐ ہی تو ... ہیں

ربّ نے سجائی جس سے دو عالم کی محفلیں
وُہ نورِ حق وہ حسنِ اَتم آپؐ ہی تو ہیں!

مکّے کی وادیاں یہی کہتی ہیں روز و شب
زیبائشِ زمینِ حرم آپؐ ہی تو ہیں

کیوں آپ پر فدا نہ ہو کونین کی بہار
آرائشِ بہشت و اِرَم آپؐ ہی تو ہیں

جس کی تجلیّوں سے درخشاں ہے کائنات
وُہ نورِ حق خدا کی قسم آپؐ ہی تو ہیں

اُمّت کے غم میں روتے تھے غارِ حرا میں جو
وہ صاحبِ عطاؤ کرم آپؐ ہی تو ہیں

جس کے طفیل عرش کے سائے میں ہونگے ہم
رَبّ کی قسم وُہ ابرِ کرم آپ ہی تو ہیں

اُمّت کی بات آپ نے گرنے نہ دی کبھی
آقا ہم عاجزوں کا بھرم آپؐ ہی تو ہیں

لاتوں سے جس نے رَوندا ہے لات و منات کو
وہ ذی حشم خدا کی قسم آپؐ ہی تو ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

اَے منکر نکیر پڑھ سِ یہاں پڑھو درُود
وہ جن کی نعتیں لکھتے تھے ہم آپؐ ہی تو ہیں

بھیجیں نہ کیوں درُود و سلام آپ پر مدام
فخر عرب نوائے عجم آپؐ ہی تو ۔۔۔ ہیں

کیوں دم بھرے نہ آپ کا اِمحمود دم بدم
وجہہ سکون و دافعِ غم آپؐ ہی تو ہیں

کوندجاتی ہے

سبز گنبد کی یاد آتی ہے — دل پہ بجلی سی کوند جاتی ہے
وہ مدینہ جہاں بہارِ اِرم — دست بستہ اَدب سے آتی ہے
بخدا ہے وہ بارگاہِ نبیؐ — جہاں بگڑی بنائی جاتی ہے
وُہ گلی مسکنِ حبیب ہے جو — بڑی مشکل سے ہاتھ آتی ہے
میں نہ چھوڑوں گا کوچۂ جاناں — گرچہ جنّت مجھے بلاتی ہے
باغِ طیبّہ خُدا تجھے رکھے — ہر ادا تیری دل کو بھاتی ہے
سبز گنبد ہے تو محیطِ جہاں — ساری مخلوق فیض پاتی ہے
ہم جہاں بھی پکارتے ہیں اُنہیں — وہیں آواز اُن کی آتی ہے

رحمتِ مصطفٰے میں اَے محمود
من ساری خدائی پاتی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

یاد آتی ہے

جب کبھی طیبہ کی یاد آتی ہے — دل کی بے تابیاں مٹاتی ہے
کتنی ہوتی ہے جانفزا وہ ہوا — جو دیارِ نبیؐ سے آتی ہے
جب سناتا ہے کوئی نعتِ نبیؐ — روح میری سکون پاتی ہے
پوچھتے ہو! تو سن لو! یا وحبیب — یار کو یار سے ملاتی ہے
کیا حرم سے تو آرہی ہے نسیم — تیری خوشبو یہی بتاتی ہے
ڈوب جاتا ہوں بحرِ رحمت میں — جب مدینے کی یاد آتی ہے
کملی والے تری محبت ہی — پار بیڑا مرا لگاتی ہے
مجکو رہنے دو لوٹے جاناں میں — غم نہیں! جاں اگرچہ جاتی ہے

روضۂ مصطفٰے ہے وہ محسود
خلد آنکھیں جہاں بچھاتی ہے

نبیِ اکرم شفیعِ اعظم

تمہاری گلیوں میں آگئے ہم نبیِ اکرم شفیعِ اعظم
رہا نہ اب حشر کا ہمیں غم نبیِ اکرم شفیعِ اعظم
تمہاری جانب نظر ہے میری تمہیں بناؤ گے بات میری
اے سیّد و سرور دو عالم نبیِ اکرم شفیعِ اعظم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

تمہارے دامن سے آلگے جو، تمہارے قدموں میں آپڑے جو
نہ چھو سکے گی اُنہیں جہنم نبیؐ اکرم شفیعِ آعظم

خدا کے غیض و غضب سے ہم کو بچا لیا جس نے اللہ اللہ
تمہیں ہو وہ رحمتِ مجسم نبیؐ اکرم شفیعِ آعظم

ہے کون تم سا شفیق و ہمدم کون تم سا مغیثِ عالم
تمہیں ہو زخمِ جگر کے مرہم نبیؐ اکرم شفیعِ آعظم

تمہارا ہی آسرا ہے آقا تمہیں لگاؤ گے پار بیڑا
ہے یہ ہی اپنا یقینِ محکم نبیؐ اکرم شفیعِ آعظم

ہے وہ بڑا ہی نصیب والا رہے نہ کیوں اس کا بول بالا
کہ جس سے ہیں آپ شاد و خرم نبیؐ اکرم شفیعِ اعظم

تمہیں نے سر ظالموں کا توڑا تمہیں نے ٹوٹے دلوں کو جوڑا
نبیؐ اکرم۔ نبیؐ اکرم نبیؐ اکرم شفیع آعظم

سلام اُن پر درود اُن پر یہاں جو ہم پیش کر رہے ہیں
مدینے میں سن رہے ہیں بپیہم نبیؐ اکرم شفیع اعظم

سلام کر لو قبول میرا سلام کر لو قبول میرا
شفیع اعظم شفیع اعظم نبیؐ اکرم شفیع اعظم

ایاز جو ہو گیا تمہارا جہاں میں محمود ہو کے چمکا
آئے حسن عالم اے جانِ عالم نبیؐ اکرم شفیعِ آعظم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

یا نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اشرف انبیاء السّلام السّلام — سرورِ اصفیا السّلام السّلام
اَئے شہہِ دوسریٰ السّلام السّلام — اَئے حبیبِ خدا السّلام السّلام
اَئے طبیبِ دلِ عاشقاں مرحبا — مرحبا۔ مرحبا السّلام السّلام
آپ کی ہر ادا۔ ہر ادا۔ دلرُبا — دلرُبا۔ دلرُبا السّلام السّلام
مظہرِ شانِ ربّ مرحبا مرحبا — شرح حُسن خُدا السّلام السّلام
مجکو بھی اب بُلائیں مدینے میں آپ — یا نبیؐ مرتضےٰ السّلام السّلام
آپ ہی ہیں مرے قبر کی روشنی — میرے شمس الضّحیٰ السّلام السّلام
ہم جہاں بھی ہیں یہی پڑھتے رہیں — مصطفےٰ مجتبےٰ السّلام السّلام
ہے سوا آپ کے کون پرساں مرا — یا رسولؐ خدا السّلام السّلام
آپ کے در سے سائل نہ خالی پھرا — اَئے سراپا عطا السّلام السّلام
مجھ پہ بھی ڈال دیں اِک نگاہِ کرم — یا نبیؐ مصطفےٰ السّلام السّلام
ہو دم آخری میرے وردِ زبان — خاتم الانبیاء السّلام السّلام

راحتِ قلبِ محمود ہیں آپ ہی
صاحبِ والضّحیٰ السّلام السّلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

رحمت محمدؐ کی صلی اللہ علیہ وسلم

قسم اللہ کی کیا شانِ ہے حضرت محمدؐ کی
کہ فرمائی خدائے پاک نے مدحتِ محمدؐ کی

بہت بالا ہے فہم و عقل سے رفعت محمدؐ کی
کوئی جانے گا کیا رب کے سِوا عظمت محمدؐ کی

بلا تخصیص ہر اک خلق میں سیراب نعمت ہے
کوئی ایسا نہیں جس پر نہ ہو رحمت محمدؐ کی

قسم رَبّ کی۔ قسم رَبّ کی۔ قسم رَبّ کی قسم رَبّ کی
جمال حق نما ہے صورت و سیرت محمدؐ کی

وہ خورشید و قمر ہو کر چمکتے ہیں دو عالم میں
عطا کر دی جنہیں اللہ نے اُلفت محمدؐ کی

ہوا پار اُس کا بیڑا دونوں عالم کے تلاطم سے
میسّر ہو گئی اے دل جسے نسبت محمدؐ... کی

نظر جس کی بھی پڑتی ہے وہ ہو جاتا ہے گرویدہ
خدا نے کیا بنائی موہنی صورت محمدؐ کی

چمن والو چمن میں ہے یہ کس کی جلوہ آرائی
گل و بلبل پکار اُٹھے مرے حضرت محمدؐ کی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

چمن ہے یا کہ یہ آئینۂ حسنِ رسالت ہے . . .
کہ ہر اک پھول میں ہے رنگت و نکہت محمدؐ کی

در و دیوار سے غارِ حرا کی جا کے پوچھو تو
دعاؤں میں تھی یہ کس کے لئے رقت محمدؐ کی

عمل کرتے رہو سرکار کی سنت پہ اَے یارو
سجی ہے اہل سنت کے لئے جنت محمدؐ کی

بڑھاتے جاؤ اس دولت کو رکھتے جاؤ سینے میں
کہ محشر میں بڑے کام آئے گی اُلفت محمدؐ کی

ازل ہی سے پناہِ مصطفٰے میں آ چکی ہے یہ
اِسے دوزخ سے کیا نسبت یہ ہے اُمت محمدؐ کی

شرف انسانیت کا آدمیت کو نہ مل سکتا
نہ ہوتی باغ عالم میں اگر بعثت محمدؐ . . . کی

عذاب آتا نہیں کیوں ہم گنہگاروں پہ اَئے محمودؔ
قسم اللہ کی یہ خیر و برکت ہے محمدؐ کی

جو پڑھتے ہیں درود اُن پر جو پڑھتے ہیں سلام اُن پر
انھیں آغوش میں لے لیتی رحمت محمدؐ کی . .

سلام اُٹھ کر ادب سے آپ پر بھیجو تم اے محمودؔ
اگر دل میں محبت رکھتے ہو حضرت محمدؐ کی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

درود سلام

سلام آپ پر اے نبیِ مکرّم ۔ درود آپ پر اے رسولِ معظّم
سلام آپ پر فرحتِ روحِ آدمؑ ۔ درود آپ پر عظمتِ ابنِ مریمؑ
سلام آپ پر ہادیِ دین و دنیا ۔ درود آپ پر شمعِ بزمِ دو عالم
سلام آپ پر اے مرے ابرِ رحمت ۔ درود آپ پر اے حجابِ جہنم
سلام آپ پر حامیِ روزِ محشر ۔ درود آپ پر اے مرے دافعِ غم
سلام اے مصیبت میں کام آنیوالے ۔ درود اے مرے محسنِ ہر دو عالم
سلام آپ پر تاج و معراج والے ۔ درود آپ پر رونقِ عرشِ اعظم

پڑھا جو درود و سلام ہم نے محمودؔ
قبول اس کو فرمائیں رحمتِ مجسّم

دنیائے مدینہ

سنتے ہیں کہ طیبہ میں بہار آئی ہوئی ہے ؛ نورانی و پُر کیف فضا چھائی ہوئی ہے
آ چلیں ہم بھی اسی گلزار میں محمودؔ ؛ جنت بھی جسے دیکھ کے شرمائی ہوئی ہے
دنیائے مدینہ میں جدھر دیکھ رہا ہوں ؛ اللہ رے کیا کیا چمن آرائی ہوئی ہے
مائل نہ ہوں کیوں انکی طرف عرش کے تارے ؛ ذروں نے یہاں کے وہ ضیا پائی ہوئی ہے
ہر غنچہ شگفتہ ہے شگفتہ ہے شگفتہ ؛ پھولوں پہ بھی کیا پیاری نکھار آئی ہوئی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

چہکتے ہیں عنادل سماتے نہیں جامے میں ❊ ہیں رقص میں دیوانے بہار آئی ہوئی ہے
اللہ رے سرسبزی و آرائشِ طیبہ ❊ زیبائش کونین تماشائی ہوئی ہے
مستِ مئے توحید نظر آتا ہے ہر ایک ❊ میخواروں پہ رحمت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے
مجھکو بھی عطا ہو مئے اُلفت مرے ساقی ❊ میری بھی نظر آج تو للچائی ہوئی ہے
اِک میں ہی نہیں حسنِ ملیحی کا فدائی ❊ یہ ساری خدائی ہے کہ شیدائی ہوئی ہے
قرآنِ مبیں میں بخدا صاحب طٰہٰؐ ❊ خود رب نے تری جاں کی قسم کھائی ہوئی ہے
آنکھوں میں سمایا ہے مری گنبد خضریٰ ❊ ہر وقت مرے دل میں بہار آئی ہوئی ہے
ہر اُمتی فردوس میں جائے گا یقیناً ❊ یہ بات تو پہلے ہی سے طے پائی ہوئی ہے

محمود ہوئی پار نظر کون و مکاں سے
جس دم کہ محمدؐ سے شناسائی ہوئی ہے

زُلفِ عنبریں

دکھا دو حُسنِ حَسیں چہرہ مبیں مجھکو ❊ سونگھا دو سرورِ دیں زلفِ عنبریں مجھکو
سَوا مدینے کے کچھ چاہیئے نہیں مجھکو ❊ نصیب ہو نہیں سکتا سکوں کہیں مجھکو
بقیعِ پاک میں ہو ملے اِک جگہ مجھکو ❊ ملے گا چین بجاہِ نبیؐ وہیں مجھکو
تمہاری جنت لیکر میں کیا کروں رضواں ❊ بُلا رہی ہے مدینے کی سرزمیں مجھکو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

رسولِ پاک کی طاعت ہے عین طاعتِ رب
نہیں ہے اس میں ذرا بھی چناں چنیں مجکو

سوا تمہارے کسی کا نہیں سہارا مجھے
عذابِ رب سے بچاؤ گے بس تمہیں مجکو

نظر تو آئے بڑے سے بڑے حسین لیکن
نظر نہ آیا کوئی آپ سا حسین مجکو

لگا کے سینے سے رکھو نہ کیوں میں اس دل کو
یہ گھر خدا کا ہے ملتا ہے وہ یہیں مجکو

نہ رکھنا دور کسی لمحہ اپنی رحمت سے
مرے خدا اے مرے ربّ العالمیں مجکو

ہے تجھ سے ہی بخدا میرے دل کی آبادی
نہ چھوڑنا کبھی تنہا اے دل نشیں مجکو

ہے موج زن یمِ انوارِ دو جہاں اس میں
لبھائے کیوں نہ تری چشمِ سرمگیں مجکو

تمہاری امت کا عاصی بھی یا رسول اللہ
ضرور خلد میں جائے گی ہے یقیں مجکو

مرے نصیب میں جو رزق لکھ دیا رب نے
میں جس مقام پہ پہنچا ملا وہیں مجکو

سنا ہے قبر میں چاروں طرف اندھیرا ہے
عطا ہو روشنی سلطانِ مرسلیں مجکو

حضور اب دلِ محمود کو قرار نہیں
جھکا نے دیجئے قدموں میں اب جبیں مجکو

رحمت کی گھٹا

طیبہ سے نسیم سحری آئی ہوئی ہے
پیغام رسولِ مدنی لائی ہوئی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

بخشائے گی محشر میں تمہیں میری شفاعت
کیوں اُمتِ عاصی مری گھبرائی ہوئی ہے

پہنچی جو نظر گنبدِ خضریٰ پہ تو دیکھا
اللہ کی رحمت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے

کیوں سمجھیں نہ ہم رب کا ولی اُس کو کہ! جس کی
سنگِ درِ جاناں پہ جبیں سائی ہوئی ہے

فرمانِ رسولِ عربی جس نے نہ مانا
دُنیا ہی میں اُس کی بڑی رسوائی ہوئی ہے

کیوں روتا ہے اب منحرفِ ختمِ نبوّت
یہ ساری مصیبت تری خود لائی ہوئی ہے

میں اُن کے غلاموں میں ہوں جو رب کا ہے محبوب
ایک ایک دعا میری تو بر آئی ہوئی ہے

یہ بھی کرم سرورِ کونین ہے مجھ پر
قسمت مری سرکار نے چمکائی ہوئی ہے

یہ روشنی دُنیا میں جو تم دیکھ رہے ہو
یہ اُن کے غلاموں ہی کی پھیلائی ہوئی ہے

لاج اس کی حضورؐ آپ ہی رکھیں گے بہر حال
عزّت جو عطا آپ نے فرمائی ہوئی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

دکھلا کے فقط ایک جھلک ہو گئے واپس
کیا اچھی مرے ساتھ مسیحائی ہوئی ہے

مجھ ہجر کے مارے کا نہ کچھ پوچھئے عالم
ہر ہر کلی دل کی مرے مُرجھائی ہوئی ہے

جا کر نہ اَب آئے گا مدینے سے کبھی وُہ
محمود کے دل نے بھی قسم کھائی ہوئی ہے

کیا بات ہے

مصطفیٰ کے مدینے کی کیا بات ہے
رحمتوں کے خزینے کی کیا بات ہے

دو جہاں کے قرینے ہوں جس پر نثار
اُس نبیؐ کے قرینے کی کیا بات ہے

عرش والا بھی ہو جس میں آکر مکیں
ایسے نورانی سینے کی کیا بات ہے

پانی بھرتے ہیں جس کا حسینِ جہاں
اُس حسیں کے مدینے کی کیا بات ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

جس سے آدمؑ کی پیشانی روشن ہوئی
اس درخشاں نگینے کی کیا بات ہے

یوں تو پیتے پلاتے ہیں دُنیا میں سب
جا کے طیبہ میں پینے کی کیا بات ہے

جس نے باغ دو عالم کو مہکا دیا
اُس نبیؐ کے پسینے کی کیا بات ہے

لامکاں تک مدینے سے پہنچائے جو
با خُدا ایسے زینے کی کیا بات ہے

اُنپہ مر کر جو مرتا ہے مرتا نہیں
اُنپہ مر کر بھی جینے کی کیا بات ہے

جس کے پڑھنے سے ہو رحمتوں کا نزول
اس مقدّس سفینے کی کیا بات ہے

سوزشِ عشقِ احمد سے روشن ہے جو
ایسے عاشق کے سینے کی کیا بات ہے

اہلِ بیتِ نبیؐ جس کے ہوں ناخُدا
اُس مطہّر سفینے کی کیا بات ہے

جس میں تشریف لائے حبیبِ خُدا
اُس مبارک مہینے کی کیا بات ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

پڑھتے پڑھتے اَدب سے درُود سلام
مرحبا اس قرینے کی کیا بات ہے
جو نبیؐ کی محبت سے بھرپور ہو
اَیسے محمود سینے کی کیا بات ہے

لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ کے مدینے پہ لاکھوں سلام
رحمتوں کے خزینے پہ لاکھوں سلام
دوجہاں کے قرینے ہوں جن پر نثار
اُس نبیؐ کے قرینے پہ لاکھوں سلام
عرش والا بھی ہو جس میں آکر مکیں
ایسے نورانی سینے پہ لاکھوں سلام
جس نے باغ دو عالم کو مہکا دیا
اُس نبیؐ کے پسینے پہ لاکھوں سلام
جس کے پڑھنے سے ہو رحمتوں کا نزول
اُس مقدّس سفینے پہ لاکھوں سلام
جلوہ آراء ہیں جس میں نبیؐ کریم
اُس مشرف مدینے پہ لاکھوں سلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

اہلِ بیتِ نبیؐ جس کے ہوں ناخدا
اُس مُطہّر سفینے پہ لاکھوں سلام

جگمگایا جو آدمؑ کی پیشانی پر
اُس درخشاں نگینے پہ لاکھوں سلام

اُن کی محمود ہر ہر ادا پر درود
اُن کے ہر ہر قرینے پہ لاکھوں سلام

گذری ہوئی اُمّت

دل پر جو محبّت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے
یعنی کہ خزاں میں بھی بہار آئی ہوئی ہے

یہ فصلِ بہاراں میں تری آتے چمن آرا
یاد آئی ہوئی ہے کہ قضا آئی ہوئی ہے

یا کوئی مخاطب ہے گنہگاروں کی جانب
یا ساعتِ پُرکیف و خُنیں آئی ہوئی ہے

ہو زیرِ جبیں اُس کے نہ کیوں عرشِ مُعلّٰی
جس کی درِ آقا پہ جبیں سائی ہوئی ہے

صدقہ ہے یہ صدقہ ہے رسُولؐ عربی کا
آج ہم پہ جو رحمت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

گذری ہوئی اُمّت کو کہاں تھی میسّر
عظمت جو عطا آپ نے فرمائی ہوئی ہے

سرکار کے صدقے میں اس اُمّت کی بہر گام
واللہ بڑی حوصلہ افزائی ہوئی ہے

میں بھول گیا سارے زمانے کی جفائیں
جس دن سے تری یاد وفا آئی ہوئی ہے

ہے سایۂ فگن مرقدِ محمود پہ گیسو
آج اُس کو بڑے چین کی نیند آئی ہوئی ہے

ممکن ہے

دکھا دیں گیسو و رُخ کی بہار ممکن ہے
چمک اُٹھیں مرے لیل و نہار ممکن ہے

بُلا لیں سیّدِ والا تبار ممکن ہے
دکھا دیں طیبہ کے پھر سبزہ زار ممکن ہے

قدم جو آپ کے لگ جائیں میرے سینے سے
رہے نہ پھر کوئی دل میں غبار ممکن ہے

جو ڈال دیں مرے سرکار اِک نظر مجھ پر
ہو دُور دل سے ہر اِک انتشار ممکن ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

جو میری بالیں پہ آکر اُٹھا دیں رُخ سے نقاب
سکون پاؤں میں زیرِ مزار ممکن ہے

خیالِ گیسوءِ عنبر میں ساتھ لے جاؤں
لحد میں آتے ہوا مُشکبار ممکن ہے

ذرا حضورؐ کو آنے تو دو سرِ محشر
خزاں کے دَور میں آتے بہار ممکن ہے

اسی لئے میں رٹتے جا رہا ہوں نام نبیؐ
مجھے بھی بخش دے پروردگار ممکن ہے

بیاضِ نعتِ نبیؐ دیکھ کر سرِ محشر
نہ لے حساب وہ آمرزگار ممکن ہے

زہے نصیب کہ مدّاحِ مصطفٰےؐ ہوں میں
اماں ملے مجھے روزِ شمار ممکن ہے

اس انتظار میں دن رات کٹ رہے ہیں مرے
ہو میرے پیشِ نظر رُوئے یار ممکن ہے

جبیں پہ میری محمدؐ کا نام لکھ دینا
کہ مجھ پہ رحم کرے کردگار ممکن ہے

میں لکھتا رہتا ہوں محمود نعت پاکِ حضورؐ
کہ آئے کام یہ روزِ شمار ممکن ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

رُخِ جاناں

کون اَے رُخِ جاناں ترا شیدائی نہیں ہے
کون اَے مری جاں تیرا تمنائی نہیں ہے

کس باغ میں تیری چمن آرائی نہیں ہے
کس پھول نے پایہ ترِی بو پائی نہیں ہے

اَے رنگِ چمن حُسن زمن رُوحِ دو عالم
کس جا ترِی رعنائی وزیبائی نہیں ہے

آقا ترِی زلفوں ترِی جاں کی ترِے رُخ کی
قرآن میں کیا ربّ نے قسم کھائی نہیں ہے

جب تک کہ ترِے دوش پہ لہرائے نہ گیسو
رحمت کی گھٹا چھائی نہیں چھائی نہیں ہے

دُنیا میں کسی کو نہ سکوں مل سکا ہرگز
جب تک کہ سوارِی حضوؐر آئی نہیں ہے

کیا دیکھ سکے گی رُخِ روشن کی بہاریں
وُہ آنکھ کہ جس آنکھ میں بینائی نہیں ہے

ہاں۔ہاں وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی حقیقت
گستاخ کی عقلوں میں کبھی آئی نہیں ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

کیوں تجھکو نظر آتی نہیں شانِ محمدؐ
بوجھل تری آنکھ تو پتھرائی نہیں ہے؟
کیا ایسی بھی نعمت ہے کوئی دونوں جہاں میں
جو سرورِ عالم کے لئے آئی نہیں ہے
خالی نہ پھرا آپ کے در سے کوئی سائل
لب پر کبھی آقا کے انہیں آئی نہیں ہے
کیا ایسا بھی ہے کوئی زمانے میں کہ جس پر
شفقت مرے سرکار نے فرمائی نہیں ہے
دیکھیں گے تمازت تری خورشید قیامت
طیبہ سے ابھی ٹھنڈی ہوا آئی نہیں ہے
تشریف نہیں لائیں ہیں جب تک مرے آقا
محشر میں کسی نے بھی اماں پائی نہیں ہے
ہو جائے مخاطب ادھر ایک ایک مسلماں
یہ بانگ حرم ہے کوئی شہنائی نہیں ہے
ہو جس میں نہ کچھ پیروی احمدِ مرسل
شیدائی وہ شیدائی وہ شیدائی نہیں ہے
غیروں کی شکایت کرے کس دل سے یہ محمودؔ
اِس دور میں بھائی کا بھی اِجب بھائی نہیں ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

رُخِ حبیبؐ

زمانے بھر سے مجھے کیوں نہ وہ حبیب رہے
کیوں اس سے دور رہوں دل سے جو قریب رہے

جو دل پہ بجلیاں گرتیں ہیں ہاں گریں لیکن
یہ ہر نظر ترا جلوہ مجھے نصیبؐ رہے

سکون اُس دل عاشق کو کیوں نصیبؐ نہ ہو
کہ جس یہ تیری نظر آئے مرے طبیب رہے

مجال کیا ہے کسی کی دکھائے آنکھ اُسے
کہ جس کا مالک کونینؐ تو رقیب رہے

تصوّرات کی محفل بھی کیا ہی محفل ہے
بعید ہو کے بھی ہر آن ہم قریب رہے

بجاہِ سیّد و سُلطان و سرورِ عالم
مری دعاؤں کی لاج اے مرے مجیب رہے

حضور پر جو دل و جاں سے ہو گئے قرباں
وُہ خوش نصیبؐ رہے ہاں وُہ خوش نصیبؐ رہے

سمجھ لو سُن لو جو حدِ ادب سے دُور ہوئے
وہ بد نصیبؐ رہے ہاں وُہ بد نصیبؐ رہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

ہو جس کے سینے میں عشقِ رسولؐ کی دولت
غریب کیوں اُسے سمجھوں! وہ کیوں غریب رہے

نہ کیوں لُٹا دے دو عَالم کی ہر بہار کو وُہ
کہ جس کے سامنے ہر دم رُخِ حبیب رہے

جو خلد چھٹتی ہے چھُٹ جائے غم نہیں محمود
نہ دُور باغِ نبیؐ سے یہ عندلیب رہے

دل رُبا کے قریں

بعید کیا ہے حضور آپ کی عطا کے قریں
دیکھا دیں مجکو کبھی دیدار اب بلا کے قریں

پہنچ گئے جو درِ پاک مصطفےٰ کے قریں
پہنچ گئے بخدا وہ درِ خدا کے قریں

جو ہو رہے ہیں فنا آپ کی محبت میں
وہ آرہے ہیں نظر منزلِ بقا کے قریں

قسم خدا کی یہ نسبت بھی کیا ہی نسبت ہے
ہم آپ کے ہیں قریں آپ ہیں خدا کے قریں

جو چاہیں بخش دیں وہ اپنے در کے منگتا کو
کمی ہے کیا؟ مرے سرکار کی عطا کے قریں

درود پڑھ کے دعا ہم نے جب بھی مانگی ہے
خدا کی رحمتیں آئیں نظر دُعا کے قریں

مقامِ سرورِ دیں اور ہمارے فہم و گماں
نہ ابتدا سے شناساں نہ انتہا کے قریں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

تلاش کرتے ہو جس کو طبیبو سینے میں
پہنچ گیا ہے وہ دل اپنے دلربا کے قریں

ذرا یہ دیکھے کوئی شانِ عاشقانِ نبیؐ
کہ ہیں لحد میں بھی سلطان دوسرا کے قریں

جناب حضرت صدیقؓ اور جنابِ عمرؓ
ہیں آج بھی قدمِ پاکِ مصطفےٰ کے قریں

بہک سکیں گے نہ راہِ وفا سے وہ ہرگز
جو رہتے ہیں بخدا اپنے رہنما کے قریں

یہ میں نے مانا کہ مجرم ہوں پُرخطا ہوں مگر
خطائیں ہیچ ہیں میری تری عطا کے قریں

مجھے اب حشر کا کھٹکا ہو کس لئے محمود
کہ ہوں دامنِ محبوبِ کبریا کے قریں

جمالِ رُخِ پُرنور

مجھ کو بھی کبھی خواب میں دیدار دکھادو
شاہا مری سوئی ہوئی قسمت کو جگا دو

قدموں میں بُلا لو، مجھے طیبہ میں بسادو
آقا میری بگڑی ہوئی تقدیر بنا دو

خود ڈھونڈیں خطاؤں کو مری ربّ کی عطائیں
اے میرے نبیؐ تم مجھے اب ایسی دُعا دو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

جس کا حسینانِ جہاں بھرتے ہیں پانی
شاہا وہ جمالِ رُخِ پُرنور دکھادو

جس سے کہ معطّر ہیں دوعالم کی فضائیں
وُہ عنبریں زلفیں مجھے لِلّٰہ سونگھادو

جس پر بھی نظر ڈال دو ہوجائے وُہ سرشار
اے ساقیٔ طیبہ مجھے اب ایسی پلادو

میں جُرمِ محبّت سے نہ باز آؤں گا ہرگز
جو چاہے سزا دو مجھے جو چاہے سزا دو

گر اُن کی محبّت نہیں بے کار ہے جینا
یہ بات مری سارے زمانے کو سُنادو

گر چاہتے ہو اوج و بلندی مُقدّر
سر اپنا درِ احمدؐ مُرسلؐ پہ جُھکادو

پڑ جاؤں میں آکر درِ دولت پہ تمہارے
اتنی تو اجازت مرے محبوبِ خُدا دو

اَے گنبدِ خضریٰ کے مکیں شاہِ مدینہ
مجھ نامُ کے محمود کو محمود بنادو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

وفادار تمہارا

کر سکتے ہیں کیا اکافر و اشرار تمہارا — جب خالق و مالک ہے مددگار تمہارا
یہ مجرم و بدکیش و بد اطوار تمہارا — جائے کہاں در چھوڑ کے سرکار تمہارا
کل فتنۂ محشر میں نہ کام آئے گا کوئی — بس آسرا ہے سیدِ ابرار تمہارا
اے نورِ ازل حسنِ ابد احمدِ مرسل ؐ — بے مثل ہے بے مثل ہے کردار تمہارا
پھیلا گیا ظلمت میں اُجالا ہی اُجالا — چمکا گیا تقدیروں کو انوار تمہارا
اے فخرِ زمن رنگِ چمن حسنِ دو عالم — جلوہ نہیں کس شے میں نمودار تمہارا
چہکا گیا آ کے جہاں بلبلِ سدری — گلزار وہ گلزار ہے گلزار تمہارا
واللہ جمال اس کا نظر آتا ہے جس میں — ہے وُہ رُخِ زیبا مرے سرکار تمہارا
دنیا کے خزانوں کی وہ کرتا نہیں پرواہ — جو پا گیا درِ احمدِ مختار تمہارا
حورانِ جناں سنتی ہیں چاپ اُسکے قدم کی — جب فرش پہ چلتا ہے پرستار تمہارا
دیتے ہیں سلاطینِ زمن اُس کو سلامی — جس پر بھی کرم ہو گیا سرکار تمہارا
فرش و فلک و لوح و قلم کیوں نہ ہوں اُسکے — ہو جائے جو سرکار وفادار تمہارا
بس اب یہی اک آخری ارمان ہے آقا — پھر دیکھ لوں پھر دیکھ لوں دربار تمہارا
ہو سامنے آنکھوں کے مرے جالی سنہری — دم توڑ دوں میں دیکھ کے رخسار تمہارا

اللہ کی رحمت نے نوازا اسے محمود
جس دل نے بھی دل سے کیا اقرار تمہارا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

نگاہِ کرم

سلام اے مرے عرش پر جانے والے ۔۔۔ سلام اے بڑی نعمتیں لانے والے
سلامت رہے تیرا سارا گھرانہ ۔۔۔ گنہگار اُمّت کے بخشانے والے
تصدّق ترے خلقِ اعظم پہ سب کچھ ۔۔۔ محبّت سے ہر بات سمجھانے والے
مجھ عاصی پہ بھی اک نظر ڈال دیں اَب ۔۔۔ نگاہِ کرم سب پہ فرماتے والے
الٰہی بچانا بہت ہو گئے ہیں ۔۔۔ تِری راہ سے ہم کو بہکانے والے
جو سینے میں ہے آتشِ عشقِ احمدؐ ۔۔۔ اُسے اور بھڑکا دے بھڑکانے والے
جمالِ دل آرا دکھا دے دکھا دے ۔۔۔ مجھے اب نہ تڑپا اے تڑپانے والے
میری سوکھی کھیتی پہ بارانِ رحمت ۔۔۔ تو برسا دے برسا دے برسانے والے
معطّر میں کرتا چلوں منزلوں کو ۔۔۔ مجھے ایسا مہکا دے مہکانے والے
مٹا دے مٹا دے مرے دل کی ظلمت ۔۔۔ زمانے کی قسمت کو چمکانے والے
چمکتے رہیں گے، دمکتے رہیں گے ۔۔۔ محمّدؐ کے قدموں میں مٹ جانے والے
کہیں سرد کر دے نہ رحمت نبیؐ کی ۔۔۔ نہ بھڑکا جہنّم کو بھڑکانے والے
نبیؐ کی شفاعت بنا دے گی بگڑی ۔۔۔ نہ گھبرا گناہوں سے گھبرانے والے
ہلا دیتے ہیں عرشِ اعظم کی چولیں ۔۔۔ مدینے سے تقدیر ٹکرانے والے
بڑے ہی بلندی پہ ہے تیری قسمت ۔۔۔ محمدؐ کے دربار میں جانے والے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

مرا دل بھی تو اپنے ہمراہ لے جا — مدینے اکیلے نہ جا! جانے والے
تری آنکھیں ہم چوم لیں کیوں نہ بڑھکر — دیارِ محمد سے اے آنے والے
رہینگے رہیں گے سلامت رہینگے — درود و سلام اُن پہ پہنچانے والے

دل و جان محمود کی تجھ پہ قربان
شب و روز اُمّت کا غم کھانے والے

دستِ دُعا

میرے مولا سرِ حشر جب آئیں گے — بادل ہر سمت رحمت کے چھا جائینگے
شاہا جس دم اٹھائیں گے دستِ دُعا — سارے بگڑے ہوئے کام بن جائینگے
آندھی اُن کے شفاعت کی چلنے تو دو — ہم بھی جنت میں اڑکر پہنچ جائینگے
دنیا دیتی نہیں ساتھ ہاں ہاں نہ دے — میرے آقا مدد میری فرمائینگے
اُن کی شفقت سے مایوس میں بھی نہیں — میری قسمت بھی سرکار چمکائینگے
جب بھی اُن کی لگاوٹ کرم ہو گئی — میرے ڈوبے سفینے بھی تر جائینگے
جس کو خواہش ہو جنّت کی جنّت وہ لے — ہم تو آقا کی چوکھٹ پہ رم جائینگے
اُن کی چشمِ کرم ہم پہ پڑنے تو دو — بگڑے حالات اپنے سنور جائینگے
اُس کی بگڑی قسم ربّ کی بن جائیگی — جس کی بالیں پہ سرکار آ جائینگے
مجھ کو ہاں ہاں جہنم میں تو بھیج دے — میرے مولا مجھے آکے لے جائینگے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

کیسے پکڑیں گے آکر فرشتے ہمیں ۔۔۔ ہم تو کملی میں آقا کی چھپ جائینگے
مجھ کو مل جائے گی اِک نئی زندگی ۔۔۔ میرے یٰسین لقب جس دم آجائینگے
اُن کے اصحاب رضؓ سے دشمنی کفر ہے ۔۔۔ لوگو! ہم تو تمہیں یہ ہی سمجھائینگے
اُن کے مدّاح کو مت ستائے کوئی ۔۔۔ ورنہ سرکار ناراض ہو جائینگے

میں ہوں محمود مدّاح محبوب رَبّ
میرے اشعار بہشتی نبیؐ جائیں گے ۔

کہدو

جو خُدا کے خوف سے راتوں کو اُٹھ کر روئیں گے
داغ ہائے معصیت ربّ کی قسم وہ دھوئیں گے
جو کہ! ہنستے ہیں کسی پر! ایک دن خود روئیں گے
کل وہی کاٹیں گے اے دل آج جیسا بوئیں گے
جو پڑے ہیں مالِ دُنیا کی ہوس میں روز و شب
کہدو ان سے دولتِ عقبیٰ وہ اپنی کھوئیں گے
عیش دنیا میں جو ڈوبیں گے نہ ابھریں گے کبھی
حشر تک وہ ہاتھ اپنے سر پہ رکھ کر روئیں گے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

کل قیامت میں کسی کا کوئی بھی دے گا نہ ساتھ
آپؐ ہی ہم بے سہاروں کا سہارا ہوئیں گے

آئیں گی ٹھنڈی ہوائیں خُلد کے گلزار سے
قبر میں آرام سے مدّاح ان کے سوئیں گے

اے حسیں گر تو نہاں دم بھر کو بھی ہم سے ہوا
خون کے آنسو جدائی میں تیری ہم روئیں گے

پھوٹتے ہی جو پکار اُٹھے گا اللہُ الصَّمَدْ
ہم زمینِ دل پہ اپنے بیج ایسا بوئیں گے

مل گئی دنیائے دوں کی ہر مصیبت سے نجات
اے لحد اب حشر تک تجھ سے لپٹ کر سوئیں گے

ہو گی تربت پر ہمارے سبز گنبد کی بہار
محوِ دیدارِ نبیؐ زیرِ زمیں ہم ہوئیں گے

جو عمل کرتے نہیں اسلام کے قانون پر
روئیں گے وہ روئیں گے محمودؔ ہاں وہ روئیں گے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

"دیکھا نہ سُنا"

اشرفِ ارض و سما آپ سا دیکھا نہ سُنا ؛ عارفِ شانِ خدا آپ سا دیکھا نہ سُنا
یوں تو اللہ کے پیارے بہت آئے ہیں مگر ؛ کوئی محبوبِ خدا آپ سا دیکھا نہ سُنا
خوب سے خوب صفت خوب نظر خوب نما ؛ یا نبیؐ دوسرا آپ سا دیکھا نہ سُنا
مسکرا دیں تو اندھیرے میں اُجالا ہو جائے ؛ محیطِ حسن و ضیاء آپ سا دیکھا نہ سُنا
عرض جبریل بھی کرتے ہیں بصد عجز و ادب ؛ سارے عالم میں پھرا آپ سا دیکھا نہ سُنا
وادیٔ سینا سے پوچھا تو یہی اُسنے کہا ؛ دِل رُبا ہوش رُبا آپ سا دیکھا نہ سُنا
لبِ کونین پہ ہے ذکر یہی شام و سحر ؛ صاحبِ زلفِ دوتا آپ سا دیکھا نہ سُنا
کرسیٔ و عرشِ بریں لوح و قلم بول اُٹھے ؛ مرحبا صلِّ علیٰ آپ سا دیکھا نہ سُنا
خالقِ حُسن ہے خود شیفتہ اللہ اللہ ؛ رُخِ زیبا بخدا آپ سا دیکھا نہ سُنا
صادق القول و امین رب کا محب رب کا حبیب ؛ آپ سا ہاں بخدا آپ سا دیکھا نہ سُنا
کوئی شئے آپکے جلوے سے نہیں خالی حضور ؛ جا بجا جلوہ نما آپ سا دیکھا نہ سُنا
میرے آقا میرے مولیٰ میرے کملی والے ؛ رہبر و راہنما آپ سا دیکھا نہ سُنا
گرنے سے پہلے ہی دیتے ہیں سہارا اگر ؛ دستگیرِ بے نوا آپ سا دیکھا نہ سُنا
کوئی دشمن بھی نہ محروم رہا رحمت سے ؛ معدنِ جود و عطا آپ سا دیکھا نہ سُنا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

ڈھونڈتی پھرتی ہے مجرم کو شفاعت بہرِ حشر ؛ شافعِ روزِ جزا آپ سا دیکھا نہ سُنا
آپ پر پڑھتے رہیں کیوں نہ درود اور سلام ؛ شہِ لولاکَ لَمَا آپ سا دیکھا نہ سُنا
روشنی پا گئے محمود اندھیرے والے ؛ مرحبا شمعِ ھُدا آپ سا دیکھا نہ سُنا

منقبت

یارِ غارِ شہِ دیں اے مرے صدیق اکبرؓ
صاحبِ صدق و صفا آپ سا دیکھا نہ سُنا

صاحبِ فکر و نظر عالی گہر یعنی عمرؓ
پیکرِ عدل و وفا آپ سا دیکھا نہ سُنا

مرحبا مرحبا عثمانؓ غنی ذوالنورین
صاحبِ حلم و حیا آپ سا دیکھا نہ سُنا

بابِ خیبر سے بھی آتی ہے محمود آواز
یا علی شیرِ خُدا آپ سا دیکھا نہ سُنا

اے حسین ابنِ نبی لختِ علی اے مظلوم
فاتحِ کرب و بلا آپ سا دیکھا نہ سُنا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 201

قسم خدا کی محمدؐ سے جو قریب رہے

رسولِ پاکؐ کے قدموں سے جو قریب رہے
نہ اس کو پوچھو کہ وہ کتنے خوش نصیب رہے

سکونِ قلب، اُمم کیوں نہ ہو تیرا خطبہ
زمانہ کیوں نہ فدا تجھ پہ اے خطیب رہے

خدا نے کر دیا ختم آپ پر ہر اک عظمت
نبی سے بڑھ کے بھلا کیوں کوئی نقیب رہے

گنہگار کو رحمت پہ آس ہے تیری
نگاہِ لطف سرِ حشر اے حسیب رہے

نظر نظر سے مری حشر تک نگاہِ نبی
الٰہی دور ہر اک منظرِ مہیب رہے

جو مانگوں پاؤں تیری بارگاہ عالی سے
بس اتنا مجھ پہ کرم میرے مستجیب رہے

خدا کا بیٹا بنا کر جناب عیسیٰ کو
بڑے خسارے میں تم پیروے صلیب رہے

نہ پوچھو اوج و بلندی حضرتِ حسّان
نبی کے مدح سراحوں میں وہ عجیب رہے

کبھی نہ دور وہ اللہ سے رہے محمودؔ
قسم خدا کی محمدؐ سے جو قریب رہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

From:- Syed Muhammad Hamid Hussain Rizvi

غم کی گھٹا

کیا بات ہے کیوں غم کی گھٹا چھائی ہوئی ہے
کیوں ہر کلی دل کی مرے مرجھائی ہوئی ہے

کیوں بکھرا نظر آتا ہے شیرازہ ہمارا
کیوں غیروں نے آگ ہم پہ ہی برسائی ہوئی ہے

سینچا تھا بزرگوں نے جسے خون سے اپنے
اُس باغ میں کیوں آج خزاں آئی ہوئی ہے

آنکھوں میں حیا ہے نہ محبّت ہے دلوں میں
خود غرضی و نخوت کی فضا چھائی ہوئی ہے

ڈوبا ہوا ہے نشۂ دولت میں زمانہ
آسائشِ دنیا ہے کہ اترائی ہوئی ہے

ہے وقت ابھی عقل سے تم کام لو اپنی
وہ بات کرو رَبّ نے جو فرمائی ہوئی ہے

سفّاکیٔ دنیا سے نہ گھبرا دلِ مسلم
گر صبر کی دولت ترے ہات آئی ہوئی ہے

لاریب سدا ظلم کی ٹہنی نہیں پھلتی
بے دینوں کی شامت بخدا آئی ہوئی ہے

صدقہ ہے یہ اللہ کے ولیوں کی دُعا کا
رَبّ نے نظرِ لطف جو فرمائی ہوئی ہے

ہر گام پہ اب فتحِ مبیں ہوگی یقیناً
سرکارِ دوعالم کی مدد آئی ہوئی ہے

تاریکیٔ مرقد میں یہی چمکے گی محمودؔ ★ آگ اُن کی محبّت کی سلگائی ہوئی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.